یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے

ایک تحریک

(بحکم حضرت خلیفۃ المسیح)

سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یعنے صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں ایک حد معین تک جو ہر سال بجٹ میں ظاہر کردیجاتی ہے مساکین یتامیٰ اور طالب علموں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ سال حال میں ایک ہزار روپیہ یتامیٰ کے لئے دو ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ مساکین کے لیے اور ایک ہزار روپیہ زکوٰۃ کے اخراجات کے لئے۔ جس سے بعض طالب علموں کو اور بعض مساکین اور مولفۃ القلوب اور دیگر محتاجوں کو مدد دی جاتی ہے تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری قوم کے سامنے کئی قسم کے چندے مثلاً لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام۔ تعمیر مدرسہ۔ یادگار وغیرہ کے اور بھی ہیں۔ لہذا ان تمام چندوں کو مدنظر رکھ کر قریباً چار ہزار روپے کا یتامیٰ اور مساکین کی مدد کے لئے الگ نکل آنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے مگر یہ رقم دراصل اس قدر تھوڑی ہے کہ بہت سے درخواست کنندگان کو جواب دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک پہلے وظیفہ خواروں میں کمی ہو کر گنجائش نہ نکلے۔ نئے وظیفہ خوار نہیں لئے جاسکتے۔ چنانچہ اس وقت بھی سات آٹھ یتامیٰ اور قریب سترہ اٹھارہ کے مساکین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ اور گنجائش قریباً قریباً کچھ بھی نہیں اس لئے بظاہر ان درخواستوں کے منظور ہونے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی مگر اس بات کا علم حضرت خلیفۃ المسیح کو ہونے پر اور نیز اس خیال پر کہ بعض طالب علموں کا جو قریب سترہ کے ہیں لنگر خانہ پر بوجھ ہے اور یہ مد خود مقروض ہے آپ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کی طرف سے احباب کی خدمت میں یہ تحریک کروں کہ ان لوگوں کے لئے کچھ انتظام ہونا چاہیئے بلکہ ابھی تو ابتدائے سال ہے اور اثنائے سال میں اور بھی درخواستیں آئیں گی کیونکہ مہینہ میں عموماً پانچ سات ایسی درخواستیں آجاتی ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے علاوہ رقم مندرجہ بجٹ کے روپے کا انتظام ہونا چاہیئے گویا صورت حال یہ ہے کہ قریب چار ہزار روپے کی رقم تو ان یتامیٰ مساکین طالب علموں وغیرہ کی گذارہ کے لئے چاہیئے جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق ہیں اور ... ... اکیس سو روپے کی رقم ان یتامیٰ مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گذارہ کے لئے چاہیئے۔ جن کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اور گو اس روپے کا بالفعل کوئی اندازہ پیش نہیں کیا جاسکتا جو آئندہ درخواست کنندگان کے لئے درکار ہوگا۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ گنجائش اور بھی ہونی چاہیئے۔ پس مجھے یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ میں ان سب کے لئے تمام احمدی احباب کی خدمت میں اپیل کروں۔ چار ہزار روپے تو موجودہ مسکین فنڈ۔ یتیم فنڈ زکوٰۃ فنڈ میں حسب معمول سابق آنے چاہیئے اور اس کی طرف تمام احباب کو اور تمام انجمنوں کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے اور موجودہ اکیس سو روپے کی ضرورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس میں سے ایک سو روپیہ وہ خود دیں گے اور باقی دو ہزار روپے کو ایک ہزار احباب دو دو روپے دے کر پورا کردیں اور ان میں سے ذی وسعت احباب کئی کئی آدمیوں کے قائمقام ہو جاویں۔ مگر ان دو دو روپے دینے والے احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس رقم سے ان پہلے چندوں پر جو وہ دیتے ہیں یا ان کو دینے چاہیئے کوئی اثر نہ پڑے اور ان کی ادائگی کے بعد جو شخص شرح صدر سے اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔ یعنی نہ صرف ان چندوں پر اثر نہ پڑے۔ جو لنگر خانہ مدرسہ۔ اشاعت اسلام وغیرہ مقدم اغراض سلسلہ کے لئے دئے جاتے ہیں۔ جن کا قیام ایک طرح سے اس سلسلہ کے قیام کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے بلکہ پہلے مسکین فنڈ یتیم فنڈ اور زکوٰۃ فنڈ پر بھی کسی قسم کا ان کا اثر نہ پڑے۔ کیونکہ اگر ایک جگہ سے کم ہو کر وہی رقم دوسری جگہ دیدی گئی تو اس سے اس تحریک کا اصل منشا مفقود ہو جاتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب یہ ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ جلسہ سالانہ پر ہم نے خود کسی روپے کے لئے تحریک نہیں کی بلکہ صرف وعظ و نصیحت پر ہی کفایت کی تھی اور مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے ارءیت الذی یکذب بالدین فذلک الذی یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین۔ گویا ایسے لوگوں کو جو یتیم یا مسکین کی پروا نہیں کرتے مکذب بالدین قرار دیا ہے اور پھر یتیم کے متعلق فرمایا۔ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن اور پھر فرمایا۔ ما ادرٰک ما العقبۃ۔ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیماً ذا مقربۃ او مسکیناً ذا متربۃ۔ گویا یتیم اور محتاج کے لئے

(اکبر حسین عفی عنہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ہیڈ ایڈیٹر و مینیجر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع داخبہ چھاپا گیا)

دنیا سخت دشوار گذار گھاٹی میں سے ہو کر گذرنے کے برابر ہے اور پھر علم دینی کے حصول کے لئے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ۔ گویا ہر جماعت اور ہر قوم میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہونا چاہیئے ۔ جو حصول علم دینی کے بعد تفقہ فی الدین کریں اور لوگوں کو سمجھا دیں ۔ پس یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے انتظام کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے ۔ یہ بھی فرمایا ۔ کہ اگر بعض لوگ تائید حق یا ایسی اور کتابیں جو یہاں ہیں خریدلیں تو ان کا روپیہ بھی اسی غرض میں ہم صرف کر سکتے ہیں ۔ والسلام

محمد علی

نوٹ ۔ جو احباب اس تحریک کے مطابق مدد و روپے بھیجیں وہ منی آرڈر کوپن میں خصوصیت سے اس تحریک کا ذکر کریں کہ وہ روپیہ فنڈ میں جاوے تاکہ اس طرح سے جو رقم جمع ہو اوس کا صحیح اندازہ ہو سکے یہ روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے ۔

؟

ایک ایرانی مصر کے فارسی اخبار چہرہ نما میں جناب حجۃ الاسلام سید محمد کاظم یزدی مشہور ومعروف مجتہد کی نسبت اس طرح شائع کرتا ہے کہ " خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر اور تمام ائمہ اطہار صلوات اللہ علیہم اجمعین کو گواہ کر کے یہ تحریر لکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی اوس شخص پر لعنت ہو جو اس تحریر کے ایک کلمہ کو بھی جھوٹ کہے یا قبول نہ کرے کئی سال ہوئے کہ میں معہ اہل وعیال کربلائے معلیٰ میں گیا اور حجۃ الاسلام آقا سید محمد کاظم یزدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند کیسہ حنا ورنگ ، ترنجبین وزیرہ و دستمال ریشمی وغیرہ جو کچھ ممکن تھا ۔ آقا سید محمد کاظم کی خدمت میں بطور نذر پیش کرنے کا قصد کیا ۔ آقائے موصوف نے خیال کیا کہ بتاؤ طالب علموں اور فقرائے نجف کے لئے کہ سب میری اولاد ہیں کیا لائے ہو کہ میں ان کو دوں ۔ میں نے مذکورہ بالا چیزیں پیش کیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے یہ کاہے کی نذر مانی تھی سو میں نے کہا کہ میں قرضدار تھا ۔ میرا قرض ادا ہو گیا اوس کا شکرانہ دوسرے یہ کہ میرے کوئی اولاد نہیں آپ کی دعاؤں اور آپکے جد امجد کی گریہ زاری کے اثر سے میرے اولاد ہو جائے ۔ فرمایا کہ غم نہ کر ۔ میرا جد امجد باب النجات اور سب کاموں کا مشکل کشا ہے وہ تجھ کو فرزند عطا کریگا ۔ بیوی کو کہہ غسل کر کے اپنے جسم کو خوب خوشبو لگائے میں اوس کے لئے ایک دُعا لکھتا ہوں اس کو دھو کر کچھ تو پی لے اور کچھ اپنے اوپر چھڑک لے اور ہماری حرم محترم سے کل بعد نماز ظہر آکر ملاقات کرے انشاء اللہ بہت جلد مراد حاصل ہوگی ۔ میں نے آقا موصوف سے رخصت ہو کر اپنی بیوی سے حال بیان کیا اوس نے آقا کو بڑی دعائیں دیں اور خوشی کے مارے رات بھر سوئی ۔ اگلے روز آقا کے یہاں گئی ۔ میں بھی گیا اور باہر بیٹھا رہا یہاں تک کہ رات ہوگئی ۔ آدمیوں کی کثرت سے میرا آقا تک پہونچنا بھی دشوار تھا ۔ میں نے آقا کے ایک نوکر سے دریافت کیا کہ میری بیوی اندر گئی تھی ۔ وہ بولا یہاں تو برابر عورتیں زائروں کی آتی اور چلی جاتی ہیں ۔ میں لوٹ آیا اور چند گھنٹہ تک صحن مطہر اور رواق اور حرم اور دالانوں میں پھرتا رہا ۔ لیکن اپنی بیوی کو نہ پایا ۔ بلکہ دو ایک عورتوں سے اپنی بیوی کا پتہ پوچھا ۔ تو وہ اس قدر ناراض ہوئیں کہ گالیاں دینے لگیں ۔ دیوانہ وار آقا کے مکان کی طرف فریاد رسی کے لئے لوٹا تو دروازوں کو بند پایا ۔ ناچار اپنی جائے قیام پر لوٹ آیا اور صبح تک نہ سویا صبح کو بہت جلد اٹھا اور آقا کے گھر کی طرف چلا جب آقا کے گھر کے قریب پہونچا تو اپنی بیوی کو آتے ہوئے دیکھا کہ روتی تھی اور بے قرار تھی ۔ مجھ کو دیکھتے ہی چلا اٹھی کہ تیرے آبرو تیرا سو منہ کالا ہو ۔ تف ہے ، تیری غیرت پر اور لعنت تیری سات پشت پر ۔ اسی قسم کی اولاد پیدا کرنا چاہتا تھا اور مجھ کو اسی طرح حاملہ بنانا چاہتا تھا ۔ کہ یہ سید بے دین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ہر ایک باغیرت اندازہ کرلے کہ اس وقت میری کیا حالت ہوئی ہوگی ۔ اس وقت بھی میرا ہاتھ کانپ رہا ہے ۔ میرے دل میں طپش ہے اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ۔ اب مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا ۔ کہ سید کاظم یزدی بے دین نے کس طرح میری بیوی کے ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مجھ سے کیا حیلہ کیا ۔

یہ وہی سید کاظم یزدی ہیں جو آجکل کے خلاف اور مجتہدین کے شاہ ایران سے رشوت لیکر شاہ کے ہوا خواہ بنے ہوئے ہیں ۔ شائد اسی وجہ سے کئی سال کے بعد اس ایرانی زائر کربلا نے اب اپنی سرگذشت کو شائع کیا ہے ۔

قوم توجہ کرے

مندرجہ ذیل ریزولیوشن جو مجلس معتمدین نے اپنے اجلاس منعقدہ ۵ دسمبر ۰۸ء میں بیرونی انجمنوں کے لئے پاس کئے ہیں اون کی اطلاع وعمل درآمد کے لئے اخبار میں شائع کر کے مشکور فرمادیں ۔ اس غرض کے لئے نقل ریزولیوشن ۲۳۴ ارسال خدمت ہے ۔

۲۳۴ ۔ رپورٹ ہائے سالانہ بیرونی انجمنوں کے متعلق مجلس معتمدین میں پیش ہو کر قرار پایا کہ :-

۱ ۔ مجلس معتمدین رپورٹ ہائے آمدہ از شاخہائے انجمن مفصلات وغیرہ کے متعلق ذیل کے امور کو پسند کرتی ہے ۔

(الف) ہر ایک بڑی انجمن حتے الوسع ایک سالانہ جلسہ کیا کرے جس میں بعض بزرگان سلسلہ احمدیہ کو باہر سے بغرض وعظ و تبلیغ مدعو کیا جاوے ۔ اس کے متعلق سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط وکتابت کر کے انتظام کیا جاوے ۔

(ب) ہر ایک انجمن ضلع اگر اس کی آمد ضروریات مقامی اجازت دے تو ایک لائبریری صدر مقام میں قائم کرے ۔

(ج) ہر ایک انجمن اپنی طرف سے اپنے خرچ پر بغرض تعلیم قرآن کسی ممبر کو قادیان میں بغرض تعلیم بھیجدے ۔

(د) ہر ایک انجمن ضلع اپنے ضلع میں تبلیغ کے لئے اپنے آدمی تجویز کرے جو اس ضلع کا ہو اور جہاں تک ممکن ہو ۔ وہ بلا تنخواہ ہو ۔

(۲) مجلس معتمدین افسوس کرتی ہے ۔ کہ جن اغراض کے لئے انجمنیں قائم کی گئی تھیں وہ بسبب ممبران انجمن ہا کے بہت کم دلچسپی لینے کے ابھی تک حاصل نہیں ہو سکیں ۔ مجلس امید کرتی ہے کہ تمام احمدی بھائی جو اس سلسلہ میں منسلک ہیں وہ انجمنوں کا قیام اور ان کے باضابطہ اجلاس کو اپنا سب سے پہلا فرض سمجھ کر ان اغراض کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی اور تمام احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے جلسوں میں شریک ہوا کریں اور انجمن کے کاموں میں دلچسپی کیا کریں ۔

(۳) چندوں کے متعلق مجلس معتمدین نے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ تمام افراد سلسلہ احمدیہ تین مدات کا چندہ یعنے لنگر خانہ ۔ مدرسہ ۔ اور اشاعت اسلام ضرور ادا کریں ۔ مگر مجلس معتمدین کو بعض انجمنوں کی رپورٹ سے یہ معلوم کر کے افسوس ہے کہ بعض احباب ابتک تینوں مدات کا اور بعض احباب بعض مدات کا چندہ باقاعدہ ادا نہیں کرتے مجلس امید کرتی ہے کہ کل احباب سلسلہ کل چندوں کو باقاعدہ دینے کی طرف متوجہ ہوں گے اور انجمنوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چندوں کو باقاعدہ وصول کرنے کے لئے کوشش کریں اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ایک ممبر اپنی اپنی انجمن متعلقہ کی معرفت چندہ بھیجے

(۴) بقایوں کی ادائگی کی طرف خاص طور پر انجمنوں کو متوجہ کیا جاتا ہے ..... باقاعدہ ادائگی انجمن و چندہ دہندگان ! اس انجمن کے سلسلے کے ممبران کو باعث ہو گی ۔ والسلام ۔ محمد علی سکرٹری ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء

تقریر حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب

ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں اور کیونکر اصل مقصد کو پا سکتے ہیں اس سوال کو حل کرنے کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ۔ یقاتلون فی سبیل اللہ۔ فیقتلون و یقتلون وعداً علیہ حقاً فی التوراۃ والانجیل والقرآن ومن اوفیٰ بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ۔ وذالک ھو الفوز العظیم۔ التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین۔

ہر ایک شخص کو یہ سوچنا چاہیئے کہ خدا نے مجھے کیوں پیدا کیا پھر جب مرنا ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ آخر کو کیا ہوگا۔ جب دنیا کی تھوڑی سی زندگی کے لئے اتنی ضرورتیں ہیں اور اس محدود زندگی کے لئے انسان اس قدر سختیں اٹھاتا ہے۔ تو کیا اس لامحدود زندگی کے لئے کوئی ضرورت نہ ہوگی اور وہاں کے لئے کچھ طیاری نہ کرنی چاہیئے آخرت کے حالات کئی بزرگان خدا بتا چکے ہیں جو سامان وہاں ہیں اور جو کچھ ان کے حصول کے ذرائع ہیں ان سب کی تفصیر قرآن مجید میں ہے چنانچہ اس آیۃ میں خدا تعالیٰ نے تبلا دیا ہے کہ ۶۰۔۷۰ سال کی زندگی اور تھوڑے سے مال کے بدلے میں میں تمہیں غیر محدود زمانے کی زندگی اور غیر محدود مال دونگا۔ جس کا دوسرا نام جنت ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ یہ سودا مفید ہے اسمیں نقصان نہیں۔ ہر شخص تجارت میں نفع پانے کا حریص ہے پس کیسا افسوس ہے اس شخص پر جو ایسا نفع رسان سودا نہ کرے سودا کرتے وقت دنیا کے معاملہ میں تو بازار کا بھاؤ دریافت کر لیتے ہیں۔ پھر کیوں دین کے معاملہ میں بھی بھاؤ دریافت نہ کریں۔ آدم سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کتنے سوداگر گذرے ہیں اور ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ انبیاء ہی کامیاب ہوتے آئے ہیں ان سوداگروں میں سے سب سے بڑا سوداگر محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم تھا جب آپنے تجارت شروع کی۔ تو عرب میں آپ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا وہ ایک یتیم بچہ تھا پر خدا نے اسے دُرِّ یتیم کی طرح چنا۔ کہ اسکی چمک کے آگے سورج کی چمک بھی ماند ہے۔ آنحضرتؐ نے جب تجارت کی۔ تو ان کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اب کروڑوں ان کے نام لیوا موجود ہیں۔ یہاں بھی ہم اسی لئے اکٹھے ہوئے کہ اُس نبی کا نام مٹ گیا ہے۔ اس کو روشن کریں پس ہمیں بھی کوئی دینی سودا کرتے ہوئے اسی بڑے سوداگر کی پیروی کرنی چاہیئے جب اس نے ایک سودے میں نفع اٹھایا تو ہم بھی انہی طریقوں پر چل کر ضرور نفع اٹھائیں گے ان سودا کرتے وقت دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم کونسا مال خریدتے ہیں وہ جو ابو جہل یا فرعون وغیرہ نے خریدا یا وہ جس کے قافلہ سالار محمد رسول اللہ تھے جب دنیا ختم ہونیوالی ہے تو آخرت کے لئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے کیوں بے توجہی کی جاوے۔

طالب علم راتوں کو جاگتے ہیں اور بعض اوقات انہیں سل و دق ہو جاتے ہیں یہ صرف اس لئے کہ ایم۔ اے اور بی۔ اے ہو جاویں اور آخری ایام عمر مزے سے گذر جاویں مزدور سارا دن محنت کرتا ہے۔ دھوپ میں ٹوکری اٹھاتا ہے سردی میں اس کے ہاتھ پاؤں ٹھٹھر جاتے ہیں یہ تکلیف صرف اس لئے اٹھاتا ہے کہ شام کو گھر میں کچھ آرام پائے گا۔ پس جب انسان تھوڑے سے آرام کے لئے اس قدر سختی اٹھاتا ہے تو اس لامحدود آرام کے لئے کیوں نہ تکلیف اٹھائے۔

انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے وہ مال چھوڑے جس کا وارث کوئی نہ ہو۔ دنیا کا روپیہ اگر جمع کرتا ہے تو ورثار اسے بیدردی سے ضائع کر سکتے ہیں مگر یہ وہ مال ہے کہ اسے کوئی بھی ضائع نہیں کر سکتا انسان چاہتا ہے کہ اس کے مال کے لئے کوئی امین خزانچی ہو پس جس کا خدا امین ہو اُسے اور کیا چاہیئے اپنا خزانہ خدا کے پاس جمع کراؤ جو کہتا ہے میں تجھے اس مال کے علاوہ اس سے دوگنا چوگنا اور بھی دونگا یہ تجارت ہر طرح مفید ہے خدا فرماتا ہے اس کے لئے قتال کرو انسان ملازمت وہاں کرنا چاہتا ہے جہاں اس کی جائداد ضبط نہو (جیسے اکثر ریاستوں میں ہو جاتی ہے) اور پھر باوجود اس خوف کے لوگ فوج میں داخل ہو کر صرف چند پیسوں کے لئے سر کٹوا دیتے ہیں خدا فرماتا ہے کہ میری فوج میں داخل ہو جہاں سر کٹوانا حیاتِ ابدی پانا ہے اور جہاں کافی پنشن (تنخواہ سے بھی زیادہ) ملتی ہے یہاں کی سلطنت کی سپاہی حفاظت کرتا ہے مگر الٰہی سلطنت خود اپنے سپاہیوں کی حفاظت کرتی ہے۔ خدا پہلے سودا کرتا ہے پھر اس بندے کے دئے ہوئے مال سے خود تجارت کرتا ہے اور اس کو بڑھاتا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا کہ میرا یہ وعدہ کہ میں اس محدود زندگی اور محدود مال کے بدلے میں ہمیشہ کی زندگی اور لامحدود مال دونگا ضرور پورا ہوگا۔ چنانچہ اس سے پہلے خدا کا کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا ان کی قوم کے لوگوں سے بنی اسرائیل بھیروں (انیٹیں بنانے) کا کام لیا جاتا پہلے نصف دن پھر فرعون کی سختی باقی نصف دن بھی اسی محنت میں لگا دیا۔ لیکن جب خدا نے ان کو عزت دینی چاہی تو اپنے بندے موسیٰ کو بھیجا۔ تا وہ ظاہر کرے کہ میں اس وقت بھی انسان کی مدد کر سکتا ہوں جب وہ خود کچھ نہ کر سکے۔ موسائی (بنی اسرائیل) طرح طرح کے دکھوں کی تاب نہ لا کر آنسو بہاتے تھے۔ مگر خدا نے ان آنسوؤں کا دریا بنا دیا۔ جس میں فرعون کو معہ اسکی فوج کے غرق کیا۔ فرعون جو خدا کو آسمان پر دیکھنا چاہتا تھا خدا نے اپنا جلوہ اُسے سمندر کی تہ میں دکھا دیا۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کیا کہ اے یتیم میں تجھے دُرِ یتیم بناؤں گا میں تجھے ایسا بڑھاؤں گا کہ تیری وجہ سے یتیموں اور بیوؤں کی پرورش ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

پھر عیسےٰ کے وقت میں فرمایا کہ یہ کانٹے جو میرے رسول کے سر پر رکھتے ہو یہی کانٹے تمہارے بستروں پر بچھائے جاوینگے اور عیسےٰ کے متبعین کو بڑھاؤں گا۔ چنانچہ یہ وعدہ بھی پورا ہوا یہ تینوں وعدے عین مایوسی کی حالت میں کئے گئے اور پھر سب پورے ہوئے پس اب یہ وعدہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ کیوں پورا نہ ہوگا۔ دنیا میں دستور ہے کہ اگر کسی کا ایک وعدہ پورا دیکھیں تو پھر اس کا بڑا اعتبار کرتے ہیں گدا کو اگر کسی گھر سے ایک دفعہ پیسہ مل جاوے تو پھر وہ ہر پھیری میں وہاں ضرور آتا ہے۔ تو پھر وہ جو ہمیشہ اپنے وعدے کو پورا کرتا رہا اور جو ہمیشہ انسان پر اپنے انعام و اکرام کرتا رہا اس کے اس وعدے پر ہم کیوں ایمان نہ لاویں اور کیوں اسی کے دروازے پر نہ گرے رہیں۔ جب کہ انسان کے وعدہ کے پورے نکلنے میں تو کئی قسم کے خطرات بھی ہیں۔ مثلاً وہ وعدہ کرنے والا ہی مرجاوے یا جس سے وعدہ کیا گیا ہے اسے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ رہے۔ لیکن خدا میں یہ بات نہیں وہ زندہ ہے اور آسمان و زمین کی تمام چیزیں اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور کل کائنات پر اسی کی حکومت ہے سلطنت کے ایک ادنیٰ ملازم سے کوئی وعدہ ملے تو انسان پھولا نہیں سماتا۔ پھر اس وعدے پر جو اس احکم الحاکمین نے کیا ہے جس قدر خوشی کی جاوے کم ہے اور پھر یہ وعدہ بھی اس کی طرف سے ہے جسکو اپنا وعدہ پورا کرنے میں کوئی دقت نہیں سو انسان بجائے اس کے کہ فانی انسان سے وعدے لے بہتر ہے کہ خدا سے وعدہ لے۔ ہم سے بھی خدا نے ایک وعدہ کیا ہے اور اس وعدہ کا پورا ہونا ہماری کوششوں پر منحصر ہے سو ہمیں چاہیئے

کہ بجائے اس کے کہ مسیح کی وفات کی آیات کو ڈھونڈیں ان آیات کے ڈھونڈھنے میں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جن سے نفس مرتا ہے کیونکہ مسیح کی وفات سے کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک نفس کی وفات پر زور نہ دیں۔ دنیا کے نزدیک تو ہم کافر ٹھہرے لیکن اگر خدا کے نزدیک بھی ہم قصور وار ٹھہرے تو پھر ہم سے برا کوئی نہیں دیکھو دنیا میں ایک تجارت تھی جن سے اونہوں نے فائدہ اٹھایا۔ پر ہم نے فائدہ نہ اُٹھایا۔

اب دین کی تجارت میں بھی اگر ہم نے گھاٹا کھایا تو پھر خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہوں گے۔ ہم نے خدا سے بیعت کے وقت گویا وعدہ کرلیا ہے کہ دنیا کی جنس نہ خریدیں گے بلکہ دین کی جنس کو بہر حال مقدم کریں گے۔ سو اس عہد کو نبھانا چاہئے انسان کوئی چیز خریدتے ہوئے دوسروں کو دکھا لیتا ہے کہ یہ چیز کیسی ہے۔ اسی طرح دینی چیز کے پرکھنے کے لئے بھی خدا نے ہمیں اعضاء (آنکھ۔ کان۔ ہاتھ) دئے ہیں جب ہم کوئی کام ایسا کرتے ہیں جو نیک نہیں تو ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے قرآن مجید میں ہے۔ ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس به نفسه۔ میرے نزدیک یہ آیت قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ قرآن کو ..... بھیجا اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان تمام خیالات کے متعلق ہدایتیں ہیں جو انسان کے دل میں آتے رہتے ہیں چونکہ انسان کو خدا نے پیدا کیا ہے اس لئے اس کے خیالات کو جاننے والا بھی خدا ہی ہو سکتا ہے اور وہی اس کے متعلق ہدایتیں دے سکتا ہے قرآن مجید میں کوئی ایسی نیکی نہیں۔ جس کے کرنے سے قلب میں تسلی نہ ہو اور کوئی ایسی بدی نہیں۔ جس سے آخر میں دل پریشان نہ ہو پس اس بات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کیسی مکمل بات ہے اور اس کی ہدایتوں پر چلنا اور ہر کام کے وقت اس کے اوامر و نواہی کو دیکھ لینا کس قدر ضروری ہے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ذلک هو الفوز العظیم

کہ یہ بڑی کامیابی ہے خدا کا دن ہزار ہزار برس کا ہوتا ہے پس خدا کا عظیم جو ہے وہ بھی کتنا بڑا ہوگا۔ پھر انسان کو اس تجارت کے نقصانوں سے بچنے کے لئے چند راہیں بتائی ہیں۔

پہلے توبہ گویا خدا فرماتا ہے کہ میں دوسرے مذاہب کا خدا نہیں کہ گناہ نہ بخشوں بلکہ میں تو غفار ہوں توبہ سے وہ زنگ جو گناہوں کی وجہ سے انسان کے دل کے شیشہ پر بیٹھ جاتا ہے دور ہوتا رہتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ میں لکچر دے رہا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح میرے پاس بیٹھے ہیں اور میں بیان کر رہا ہوں کہ انسان کا دل شیشہ کی مانند ہے جس نے آئینہ نہ دیکھا ہو وہ پہلے پہل اس میں اپنی صورت دیکھے تو یہ سمجھتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے لیکن جب اپنے اعضاء کی حرکت اس عکس کی حرکت سے ملا کر دیکھتا ہے تو آخر اس پر کھل جاتا ہے کہ یہ میری ہی شکل ہے اسی طرح خدا نے اپنی صورت کے جلوہ کے لئے انسان کے دل کو آئینہ بنایا ہے اور خدا اس میں جلوہ گر ہوتا ہے اس حالت میں بعض نادانوں کو دھوکا لگتا ہے اور وہ کسی بزرگ کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہیں جیسے کہ اول مرتبہ کسی آئینہ دیکھنے والے کو یہ دھوکا لگتا ہے مگر بعد میں یہ کھل جاتا ہے کہ اصل جلوہ گر تو اور ذات ہے اور پھر جیسے آئینہ کو زنگ لگ جاوے تو پھر وہ کسی کام نہیں رہتا اور اسے پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح جو دل کا آئینہ گناہوں کے زنگ سے آلودہ ہو جائے وہ خدا کی نظر سے گر جاتا ہے پس تم توبہ کو اپنا شعار بناؤ۔ بات میں بات آگئی۔ یہ سب کچھ میں نے توبہ کی تفسیر میں کہا مگر میں دیکھتا ہوں کہ میرا خواب بھی پورا ہو گیا۔

پھر دوسری تجویز یہ بتائی کہ انسان عبادت میں لگا رہے پہلے تو آئینہ دل کو صاف کرے پھر اسے دیکھتا ہی رہے اور خدا کا جلوہ دل پر ڈالتا رہے۔

پھر تجارت وہ گھاٹے میں ہے جو ایک جگہ رک جاوے مگر یہ تجارت ایسی نہیں بلکہ ہمارا جس سے معاملہ ہے وہ خدا تو وہ ہے۔ جس کی طرف کوئی ایک بالشت آتا ہے تو وہ ایک ہاتھ آتا ہے جو اس کی طرف چل کر جاتا ہے وہ دوڑ کر آتا ہے۔ انسان معمولی حاکم کی ملاقات کے لئے کس قدر کوشش کرتا ہے بعض اوقات کتنا مال خرچ کر دیتا ہے پھر اگی جھڑکیاں سہتا ہے۔ تو پھر اس احکم الحاکمین کی ملاقات کے لئے کیوں کوشش نہیں کرتا۔ جو ہم کو پانچ وقت بلکہ چھ وقت خود اپنے حضور حاضر ہونے کی اجازت دیتا ہے

پھر فرمایا۔ کہ شکر کرتے رہو دیکھو ایک گدا کسی سے پیسہ لے۔ کتنا شکر کرتا ہے۔ پس اس کے لئے ہم کیوں شکر نہ کریں جس نے ہمیں اس قدر نعمتیں دیں کہ جو گنی نہیں جا سکتیں۔ اور اگر ہم اس کا شکر ادا کریں تو اس میں بھی ہمارا ہی فائدہ ہے۔ کہ وہ

لئن شکرتم لازیدنکم

کے مطابق ہمیں اور نعمتیں دے گا۔ ہم الٰہی گورنمنٹ کا کوئی نقصان نہیں کر سکتے۔ دیکھو بنگال گورنمنٹ کے عہدہ داروں پر بم کے گولے چل سکتے ہیں۔ مگر الٰہی گورنمنٹ کے عہدہ داروں کے لئے تو "اللہ یعصمک من الناس" کا وعدہ ہو چکا ہے۔ پھر ہم گورنمنٹ کی ناشکری کریں تو اسے بعض اوقات معلوم نہیں ہو سکتا۔ مگر الٰہی گورنمنٹ تو ایسی گورنمنٹ ہے کہ ما تخفی الصدور کو بھی جانتی ہے۔ پس اس کی ناشکری کا خیال بھی ہمیں گھاٹے میں ڈالیگا۔ پھر دیکھو کہ خدا انسان کو خود ہی چیزیں دیتا ہے اور خود ہی ان پر انعام دیتا ہے۔ ہمارا خدا کیسا مہربان خدا ہے اس نے ہمیں ہاتھ دئے کان دئے آنکھیں دیں مختلف نعمتوں سے متمتع کیا۔ اب اگر ہم کوئی نیکی کا کام کریں تو اس میں ہمارا کیا ہے۔ مگر وہ خدا ہمیں اس کا بہت بڑا اجر دیتا ہے پھر فرماتا ہے کہ تم خدا کے حضور رکوع و سجود کرنیوالے بنو اس پر میں اپنے خلوص دل سے یہ ایزاد کرتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں۔ میں نے ایک دفعہ کتے کو دیکھ کر خیال کیا اس میں ایک برائی ہے وہ حرص ہے ایک بھلائی ہے جو وفاداری ہے۔ اب انسان اگر برائی اختیار کرتا ہے تو کتے سے بھی بدتر ہے اور اگر نیکی کی تعلیم کرے تو پھر ملائکہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

اس سے آگے فرمایا کہ تم آمر بالمعروف بنو۔ دیکھو چند روپے جس کے پاس ہوں اور وہ کسی کو نہ دے تو اسے بخیل کہتے ہیں پس جس کے پاس معرفت بے بہا کا خزانہ ہو۔ وہ اس سے دوسرے لوگوں کو حصہ نہ پہونچائے۔ تو اس سے بڑھ کر بخیل اور کون ہو سکتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ناہی عن المنکر ہو دیکھو باپ کے آگے بیٹا اگر آگ میں پاؤں ہاتھ ڈال رہا ہو تو اسے فوراً منع کرتا ہے اور حتے الوسع اسے اپنے سامنے زہر نہیں کھانے دیتا تو پھر گناہ جو ایک زہر ہے اور ایک آگ ہے اس میں کیونکر پڑنے دیتا ہے۔ باپ اپنے لڑکے کو انارکسٹوں میں نہیں ملنے دیتا کیونکہ اسے پسند نہیں کہ گورنمنٹ جسمانی کے باغیوں میں میرا بیٹا رہے تو پھر باپ الٰہی گورنمنٹ کے انارکسٹوں کی جماعت میں اپنے بیٹے کو کیوں کر شامل رہنے دیتا ہے جبکہ خدا کی نافرمانی سراسر ہلاکت ہے۔

پھر فرمایا کہ حدود اللہ کی حفاظت کرو۔ نیکی کے لئے بھی ایک حد ہے۔ فجر کی نماز بڑے ثواب کا کام ہے مگر یہی نماز اگر دن چڑھے ہوئے ممنوع وقت میں عمداً پڑھی جاوے۔ تو گناہ ہے۔

آخیر میں فرمایا۔ کہ بشر المؤمنین۔ جب ایک معمولی حاکم کسی کو تسلی دے تو اسے غم نہیں ہوتا۔ پس جسے خدا بشارت دے اسے کیا غم ہو سکتا ہے۔ انسان اگر خدا کو غفار ستار وعدہ کا

پورا کرنے والا مان کر پھر بھی غم کرتا ہے ۔ تو یہ اس کی غلطی ہے ۔ اولاد مرے تو انا للہ پڑھو یہ خدا کی امانت ہے جو اس نے واپس لے لی ۔ امانت کی واپسی پر جو شخص گھبراتا ۔ غم کرتا اور واویلا مچاتا ہے ۔ اس کے پاگل ہونے میں کچھ بھی شک نہیں ۔ پس خدا کی طرف سے جو امانت ہمیں دی گئی ۔ اگر اس نے واپس لے لی تو اس پر غم کرنا مومن کی شان سے بعید ہے ۔

ہم میں ایک نبی آیا ۔ اس کی صحبت ہم سے جاتی رہی ۔ تو انا للہ پڑھو ۔ وہ ہم سے جسمانی طور پر جدا ہوا پر روحانی طور سے نہیں ہوا کیونکہ قدرت ثانیہ کا وعدہ دیا جا چکا ہے ۔

دریا سوا گھنٹہ میں گلستانِ رسالت کے چہکتے ہوئے بلبل کی نوا سنجی ختم ہوئی ۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا لکچر

ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں

یہ سوال کہ مسلمان کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں اور بالخصوص یہ جماعت احمدیہ کس طرح سے ترقی کر سکتی ہے ایک بڑا ضروری اور اہم سوال ہے ۔ اور اگر قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہمارے ہاتھ میں نہ ہوتی اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کامل رسول ہماری رہنمائی کے لئے نہ آتا اور اگر حضرت مرشدنا و اماماً حضرت حجۃ اللہ المسیح الموعود علیہ الصلوۃ والسلام جیسا مزکی و مطہر النسان ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے اس زمانہ میں مامور نہ ہوتا ۔ تو فی الحقیقت اس سوال کا جواب دینا مشکل تھا مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہر ایک مشکل اور اہم مسئلہ میں ہمارے لئے قرآن مجید میں نور اور ہدائت موجود ہے اور اسوہ حسنہ حضور علیہ السلام ایک کامل نمونہ ہمارے لئے موجود ہے ۔ اور حضرت امام زمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی مختلف کتب اور تقریروں میں ان تمام امور کو شرح اور بسط سے بیان فرمایا ہے کہ جس سے کہ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور قیام وابستہ ہے ۔ اس لئے میرے اس مضمون کی بنا بھی قرآن مجید اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غلام احمد علیہ السلام کی تحریرات و ارشادات ہوں گے

دوسری اقوام کے لوگوں کی علت غائی صرف دنیا اور اسباب دنیا ہے ۔ مگر ایک سچے مسلمان کے لئے دین اور دنیا دونوں میں حسنات کو حاصل کرنا ضروری ہے ۔ مادہ پرست قومیں جو محض دنیا کی طرف گرتی ہیں اور ان کو حقیقی پاکیزگی اور تقوے اور دین کی راہوں کی خبر نہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک گدھ یا دوسرا مردار خوار جانور مردار پر ہی اپنا گذارہ کرتا ہے اور اس کو دوسری لطیف اشیاء کی خبر ہی نہیں ہوتی ۔ کہ جو کھانے میں آتی ہیں ایسے لوگ خدا سے بہت دور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح سے پیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح انہیں سے ایسے نکل گئی جیسا کہ ایک گرہ نسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے ۔ جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دئے ہیں ۔ پس ہم کو چاہیئے کہ اس جذام سے ڈریں ۔ حد اعتدال تک رعائت اسباب میں مضائقہ نہیں مگر غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جانا اور اس خدا کو فراموش کر دینا جو اسباب کو مہیا کر سکتا ہے سخت بے سمجھی کی بات ہے ۔

ہم کو ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے اور خدا سے استقامت چاہنا اور دعا مانگنا ہمارے صرف ہونٹوں سے نہ ہو ۔ بلکہ ہم کو ہمارے امام ہمام علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے ۔ کہ ہمارا سچ سچ یہ عقیدہ اور ایمان ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ۔ کہ تم راستباز اس وقت ہو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ ۔ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو ۔ اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو ۔ کہ ہمیں یہ مشکل درپیش ہے ۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما ۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھول دی جاوے گی اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ موہنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے ۔ اگر شہتیر ٹوٹ جاوے ۔ تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں ۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جاویں ۔ اسی طرح تمہاری تمام تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں ۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھیراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی ۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے یہ مت خیال کرو کہ دوسری قومیں کیوں کر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے

اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں ۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے ۔ کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں میں دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا ہے اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے ۔ مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا ۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں فریق خدا کے غضب کے نیچے ہیں ۔

سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حی و قیوم خدا سے لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں ۔ تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے ۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا ۔ اس لئے ہماری قوم کو بہت کوشش چاہیئے ۔ کہ ان کے ہر ایک کام میں اللہ تعالیٰ ہی مدنظر ہو ۔ اس طرح سے اگر کل دنیا کے کام یہاں تک کہ بیوی اور بچوں کی پرورش ۔ تجارت اور روزگار سب خدا کے لئے ہو اور ہر ایک امر میں اسکی رضا ہی مدنظر ہو تو ایک مومن کی دنیا بھی اس کے لئے دین ہی ہو جاتی ہے

ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اجمعین سے ان کے آخری خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو بہت مناسبت ہے اور اس جماعت کی نسبت قرآن مجید میں ہے ۔

وآخرین منہم لما یلحقو بہم

اس لئے ان کے انعامات کے وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی کامل طور پر ان کے نمونہ کی پیروی کریں ۔ یہ خدا کا شکر ہے ۔ کہ شعائر اسلام کی بجا آوری اور اشاعت اسلام میں جو مشکلات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رستہ

ہیں یعنی وہ اس زمانہ میں اس عادل برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ بسنے کے سبب سے ہمارے رستہ میں نہیں ہے بلکہ دوسرے ممالک تک اسلام کو پہونچانے اور اس ملک کے لوگوں کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کرنے کے لئے اور خود کامل طور پر اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے ہزارہا قسم کی سہولتیں ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ کے اس احسان کی ہم کو قدر کرنی چاہیئے اور ان آسانیوں سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زراعت وتجارت ودیگر حرفہ کے کام بھی کیا کرتے تھے اور دین کی خدمت میں بھی لگے رہتے تھے اور ان کی دین ودنیا کی کامیابی کی اصل وجہ یہی تھی کہ وہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو مدنظر رکھتے تھے اس لئے اگر ہم بھی اسی اصل کے کاربند ہوں کہ ہم سب جیسا ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر عہد کیا ہے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اپنے ہر ایک امر میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھیں اور محض اسی کی رضاء کے لئے ہم کوشاں ہوں تو ہم ہر ایک قسم کے اعلیٰ اخلاق حاصل کر سکتے ہیں اور رذائل سے دور ہو سکتے ہیں۔ اور جبکہ ہماری کوششیں اللہ ہی کے لئے ہوں گی اور ہم اسی کو اپنا ملجا و ماوے سمجھیں گے اور ہم اسی کے خوف سے ہر ایک بدی اور بغاوت سے رکیں گے۔ تو ضرور ہے کہ وہ مولیٰ کریم ہماری مدد کرے اور ہم کو ہر ایک میدان میں فتح دے اور اپنی خاص نصرت اور تائید سے ہم کو دوسری اقوام سے تمیز کر کے ممتاز کر دے اور اگر ہماری کمزوریاں بھی ہوں گی تو وہ ان کو دور کر دیگا۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاٰتکم ویغفر لکم واللہ ذوالفضل العظیم
(سیپارہ ۹ سورۃ انفال رکوع ۱۷)

۲۔ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد دوسرا ضروری امر جس سے کہ ہماری ترقی متصور ہے یہ ہے کہ ہم بنی نوع انسان کے سچے مربی اور ہمدرد اور دنیا کو نجات دینے والے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک امر میں پوری اتباع کریں کیونکہ جو کچھ کہ نور اور ہدایت ہم کو ملی ہے سب ان کی طفیل ہے اور وہ سرور وہی خدا تھے اور ان کی فرمانبرداری خود خدا کی فرمانبرداری ہے۔

اس لئے ہماری جماعت کے لئے ہمارے امام پاک علیہ السلام نے یہ ضروری تعلیم رکھی ہے۔ کہ قرآن مجید کو چھوڑ کر نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک امر میں قرآن کریم کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم کہا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن شریف۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو اور اس نبی کریم کے سوانح اور ان کے فیض سے پوری آگاہی حاصل کرو۔ اور سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

درحقیقت نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے بلکہ حقیقی نجات وہ ہے۔ کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے

۳۔ تیسرا ضروری امر جس پر ہماری روحانی وجسمانی ترقی کا مدار ہے یہ ہے کہ ہم ... ... اس کامل رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود پر سچے دل سے ایمان لاویں کیونکہ ان کی بعثت سے پہلے ہمارا خدا اور رسول کے متعلق ایمان ناقص اور ادھورا اور صرف رسمی تھا۔ مگر آپ کی تعلیم اور نمونہ کے اثر سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہم کو بین طور پر مل گیا ہے اور ہم کو اس امر کا کامل یقین ہو گیا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ موجود ہے اور کل کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حیطۂ قدرت میں ہے اور وہ ہمارا ہر حال میں نگران ہے اور حضرت صاحب کے اعلےٰ نمونہ سے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کیا۔ جیسے کہ آئینے میں اپنی شکل دیکھنے سے دو افراد نہیں ہو سکتے بلکہ اصل فرد ایک ہی ہے اسی طور سے حضرت مسیح موعود کامل طور پر اپنے مخدوم میں فناہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز یا مثیل ہو گئے تھے۔

اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس حقیقی محسن کی جہاں تک ہو سکے ہم قدر کریں اور اس کی فرمانبرداری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ جس نے کہ ہم کو خدا اور اس کے رسول کی معرفت میں اعلیٰ درجہ کی نصرت بخشی اور ہم کو رسمی طور پر مسلمان بننے کی بجائے سچے مسلمان بننے کی طرف رہنمائی کی اور ہم کو اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دیا اور اس مکالمہ اور مخاطبۂ الٰہیہ سے جو ان کے ساتھ ہمیشہ ہوتا تھا ہم کو ثبوت دے دیا کہ ہمارا خدا ابھی زندہ خدا ہے۔ اور وہ اب بھی اپنے پیاروں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ جیسے کہ پہلے ہوا کرتا تھا اور آئندہ بھی اس کے فیضان کا دروازہ قیامت تک ان کے لئے کھلا ہے۔ جو اسکی جستجو میں لگے رہتے ہیں اور اس کے راستہ میں جدوجہد کرتے ہیں جیسے کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

دوسرے مذاہب جیسے کہ اپنے اوتاروں اور رشیوں یا دیگر بزرگوں کے کرامات قصہ کے طور پر بیان کرتے ہیں اور اس وقت کوئی امتیازی نشان نصرت الٰہیہ کا اپنے ساتھ نہیں رکھتے یہی حال حضرت مسیح موعود مرزا صاحبؑ کی بعثت سے پہلے مسلمانوں کا تھا۔ مگر حضور نے اپنے نفس یا جود سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وکل دیگر انبیاء کے معجزات اور خوارق کو اپنے وجود کے ساتھ ظاہر کیا اور دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہے اور ان کے خلاف دشمنوں کے ہر ایک منصوبہ کو اللہ تعالےٰ نے خاک میں ملایا اور اپنے وعدہ کے مطابق ان کو ہر ایک میدان میں فتح دی اور صرف یہی نہیں کہ روح القدس ان کے ہی ساتھ تھا اور ان کی تائید کرتا تھا۔ بلکہ جیسے کہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک سچے مومن کی روح القدس سے تائید کرتا ہے اور خدا کے رستہ میں جہاد میں کوشش کرنیوالا۔ ان تمام برکات سے حصہ لے سکتا ہے جن کا کہ گذشتہ منعم علیہم لوگوں کو حصہ ملے اور کوئی ایسا روحانی قرب یا کمال نہیں جو مومن کے لئے آئندہ بند کیا گیا ہو۔ ان کے فیض صحبت سے کئی افراد ایسے پیدا ہو گئے جن کے ہر کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ہاتھ نمایاں معلوم ہوتا ہے اور وہ لوگ خدا کے پورے فرمانبردار اور اس کے رسول کے لئے غیرت رکھنے والے اور جاں نثار ہیں اور میں یہ بات یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہم میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جس نے اس امام کی صحبت اور اتباع سے ایک خاص تبدیلی اپنے اندر پیدا نہ کی ہو۔ اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے محسن اور مُربی ... ہادی کی کامل طور پر اتباع کریں اور ان کے اسوہ حسنہ پر چلیں

۴۔ صدر انجمن۔ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اور پھر اسکی مختلف مقاصد واغراض (۱) اشاعت اسلام (۲) ریویو (۳) مدرسہ (۴) لنگر کے متعلق کچھ مناسب موقعہ ووقت فرمایا۔ اور چندوں کے لئے تحریک کی یہ آیت پڑھکر

ھاانتم ھٰؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل۔ ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہٖ۔ واللہ الغنی وانتم الفقراء۔ وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔

پھر فرمایا سُست اور کاہل میری جماعت سے نہیں اس لیئے سستی کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ لا تھنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ بہت سی امیدوں پر پانی پھیرو۔ کہ ناکامی پر غمگین ہوئے۔ دالا ترقی نہیں کر سکتا۔ دین اور دنیا میں بھی ۔۔ کامیابی کا یہی ذریعہ ہے۔ کہ خدا پر کامل بھروسہ کریں اور باہمی اتفاق کے ساتھ پوری کوشش دین کے رستے میں کریں اور خدا کے رستہ میں جان اور مال کو خرچ کرنے میں دریغ نہ کریں۔

حضرت نے فرمایا۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے۔ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ ۔۔۔ تمہارے لئے جاگتا ہوگا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا اور تمہاری ہر ایک احتیاج کو پورا کریگا اور دوسری قوموں سے ممیز اور ممتاز کر کے دکھا دے گا۔ اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم ہمہ تن ہو کر اس سلسلہ الٰہی میں کوشش کریں اور یہ سلسلہ تو ضرور ہے۔ کہ کامیاب ہو کر رہے۔ مگر ہر ایک شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کو اس سعادت سے حصہ مل جائے۔ ورنہ اگر خدانخواستہ ہم سُست ہوں گے اور اس امانت کی نگہداشت نہ کریں گے۔ تو ۔۔ عنقریب ہے کہ ہم اس سے محروم کئے جاویں اور کوئی اور قوم اس کے لئے منتخب کی جاوے اس لئے ہر وقت دعا میں لگے رہنا چاہیئے اور خدا سے مدد مانگنی چاہیئے اور ہر وقت اپنی ہر ایک چیز خدا کے راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ۔

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا

خطبہ عید اضحیٰ

(جو حضرت امیر المومنین نے ۳ جنوری کو پڑھا)

تکبیر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و لا الٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد اور کلمہ شہادت کے بعد آپ نے فرمایا۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ۔ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ۔ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آج کا دن عید کا دن ہے یہ قربانیوں کا دن ہے۔ قربانیوں کی لمبی تاریخیں ہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے وقت سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر ذکر ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ۔ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ۔ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ۔ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد آدم (یہاں اس امر سے بحث نہیں کہ کتنے آدم گذرے ہیں بہرحال ایک آدم کی اولاد) نے قربانی کی۔

قربانی کہتے ہیں۔ اللہ کے قرب کے حصول اور اس میں کوشش کرنے کو۔ میرا ایک دوست تھا۔ اسے کبوتروں کا بہت شوق تھا شاہجہانپور سے تین سو روپے کا جوڑا منگوایا اسے اڑا کر تماشا کر رہا تھا۔ کہ ایک باز نے اس پر حملہ کیا اور اسے کاٹ دیا۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ بھی قربانی ہے۔ باز ایک جانور ہے اس کی زندگی بہت سی قربانیوں پر موقوف ہے اسی طرح شیر ہے اس کی زندگی کا انحصار کئی دوسرے جانوروں پر ہے۔ بلی ہے اس پر چوہے قربان ہوتے ہیں پھر پانی میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مچھلیوں میں بھی یہ طریق قربانی جاری ہے۔ ویل مچھلی پر ہزاروں مچھلیوں کو قربان ہونا پڑتا ہے اسی طرح اژدہا ہے۔ کہ جس پر مُرغا قربان ہوتا ہے۔ غرض اعلیٰ ہستی کے لیئے ادنیٰ ہستی قربان ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح انسان کی خدمت میں کس قدر جانور لگے ہوئے ہیں کوئی ہل کے لیئے۔ کوئی بگھیوں کے لیئے کوئی لذیذ غذا بننے کے لیئے۔ پھر اس سے اوپر بھی ایک سلسلہ چلتا ہے وہ یہ کہ ایک آدمی دوسروں کے لیئے اپنے مال یا اپنے وقت یا اپنی جان کو قربان کرتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لڑائیوں میں ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتے ہیں۔ سپاہی قربان ہوتے جائیں مگر افسر بچ رہے۔ پھر افسر قربان ہوتے جائیں مگر کمانڈر انچیف کی جان سلامت رہے۔ پھر کبھی کمانڈر انچیف بھی ہلاک ہو جاویں مگر بادشاہ بچ رہے غرض قربانی کا سلسلہ دور تک چلتا ہے اس پر بعض ہندو جو ذبح اور قربانی پر معترض ہیں انسے ہم نے خود دیکھا کہ جب کسی کے ناک میں کیڑے پڑ جاویں تو پھر ان کو جان سے مارنا کچھ عیب نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کیڑوں کے مارنیوالے کا شکریہ ادا کرتے ہیں شکریہ کے علاوہ مالی خدمت بھی کرتے ہیں۔ پھر اس سلسلہ کائنات سے آگے اگلے جہان کے لئے بھی قربانیاں ہوتی رہتی ہیں اگلے زمانہ میں دستور رہتا کہ جب کوئی بادشاہ مرتا۔ تو اس کے ساتھ بہت سے معززین کو قتل کر دیا جاتا تا اگلے جہان میں اس کی خدمت کر سکیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس ملک میں تھے شام اس کا نام تھا۔ وہاں آدمی کی قربانی کا بہت رواج تھا۔ اللہ نے انہیں ہادی کر کے بھیجا اللہ نے ان کو حقیقت سے آگاہ کیا حضرت ابراہیم نے رؤیا میں دیکھا جبکہ ان کی وہ سال عمر تھی کہ میں بچہ کو قربان کروں۔ ایک ہی بیٹا تھا۔ دوسری طرف اللہ کا وعدہ تھا۔ کہ بعد تمہاری نسل کے پیچھے تیری قوم آئے گی۔ ادھر عمر کا یہ حال ہے اور بچہ چلنے کے قابل ایک ہی ہے اسے حکم ہوتا ہے کہ ذبح کرو رؤیا کا عام مسئلہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو ذبح کرتے دیکھے تو اس کی بجائے کوئی بکرا وغیرہ ذبح کردے اسی طرح یہاں لوگوں کو کہا کہ میں بیٹے کو ذبح کرتا ہوں مگر وحی الٰہی سے حقیقت معلوم ہوئی کہ دنبہ ذبح کرنا چاہیئے۔ پس لوگوں کو سمجھایا کہ اے لوگو! تمہارے بزرگوں نے جو کچھ دیکھا کہ یہ قربانی انسانی شروع کی اسکی حقیقت بھی یہی ہے کہ آدمی کی قربانی چھوڑ کر جانور کی قربانی کی طرف توجہ کرو۔ اس کی برکت یہ ہوئی کہ ہزاروں بچے ہلاک ہونے سے بچ گئے۔ کیونکہ انہیں ادنیٰ کو اعلےٰ پر قربان کرنے کا سبق پڑھا دیا گیا۔ یہ قربانی کا سلسلہ پرندوں چرندوں درندوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ پھر دنیوی سلطنتوں میں بھی پھر دینی سلطنتوں میں بھی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس کا وعظ شروع کیا۔ ربک فکبر اور ربک الاکرم سے اسکی ابتدا ہوئی۔ پھر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کی تعلیم بھی والرجز فاہجر سے مشتق ہے۔ یہ سیدھی اور صاف تعلیم تھی اور ساتھ ساتھ کہا جاتا تھا

یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ۔

یعنے ہمیں تمہارے مال نہیں چاہیئے بلکہ ہم ۔۔۔۔۔ خود بدلہ دیں گے۔ اسی واسطے نبی کریم نے بھی فرمایا۔

مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۔ میں کیا مانگتا ہوں ۔ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ یعنے نیکیوں میں یا باہم جو رشتے ہیں ان میں محبت قائم کرو۔ ابتدائی تعلیم میں بھی مالوں کا کہیں ذکر نہیں۔ پھر اس تعلیم میں جب ترقی ہوئی۔ تو فرمایا۔ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۔ پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا سبق دیا۔ پھر یہ رحم کیا کہ صحابہ کرام میں الفت کا بیج دیا۔ اور یہ باہمی محبت حاصل نہ ہو سکتی تھی خواہ تمام زمین کے خزانے اس پر خرچ کر دیتے۔ اس آیۃ کے رو سے مجھے یقین ہے کہ کم از کم اس آیۃ کے نزول تک جس قدر صحابہ تھے وہ آپس میں بھائی بھائی تھے۔ اور یہ شیعہ کے خلاف نص صریح ہے۔ پھر ان کی تعلیم جب یہاں تک پہنچ گئی تو پھر ان سے مال کی قربانی طلب ہوئی۔ پھر اس سے ترقی کر کے جانوں کی قربانی شروع ہوئی اور یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہر قوم میں اسکی نظیریں موجود ہیں۔ قرآن کریم

فرماتا ہے - لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ -

میرا ایک دوست ہے اُسے مجھ سے بہت محبت ہے محبت کے دنوں میں وہ مجھ کو دیکھتا کہ میں اکثر وقت اپنا حدیث کے پڑھانے میں خرچ کرتا ہوں وہ چونکہ مجھ کو زیادہ خوشحال دیکھنا چاہتا تھا اس لئے اس نے مجھے کہا کہ جتنا وقت آپ حدیث پڑھاتے ہیں اگر طب میں اس کا اکثر حصہ لگاؤ تو آرام پاؤ۔ اس وقت میں نے سوچا کہ دو محبوبوں کا مقابلہ ہے ایک جس کا کلام حدیث میں پڑھاتا ہوں اور ایک یہ جو حدیث سے منع کرتا ہے میں نے اُسے کہا تم سمجھتے ہو گے میں ہاں جاؤ دیکھو ہم قربانی کا مسئلہ پڑھتے ہوئے ہیں اس لئے تمہاری محبت کو اس محبوب کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔

ادنےٰ محبوبوں کو اعلیٰ محبوبوں پر قربان کرنے کا نظارہ ہر سال دیکھتا ہوں اسی طرح ادنےٰ محبت کو اعلیٰ محبت پر قربان کرتا ہوں مثلاً شرک ہے جہاں درخت بڑھانے کا منشا رہتا ہے وہاں نیچے کی شاخوں کو کاٹ دیتے ہیں پھر درخت پر پھول آتا ہے اور وہ درخت متحمل نہیں ہو سکتا تو عمدہ حصے کے لئے ادنےٰ کو کاٹ دیتے ہیں میرے پاس ایک شخص سردہ لایا اور ساتھ ہی شکایت کی کہ اس کا پھل خراب نکلا۔ میں نے کہا کہ قربانی نہیں ہوئی۔ چنانچہ دوسرے سال جب اس نے زیادہ پھولی اور خراب پودوں کو کاٹ دیا تو اچھا پھل آیا۔ لوگ جسمانی چیزوں کے لئے تو اس قانون پر چلتے ہیں مگر روحانی عالم میں اس کا لحاظ نہیں کرتے اور اصل غرض کو نہیں دیکھتے علم کی اصل غرض کیا ہے۔ خشیۃ اللہ۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ۔ علم پڑھو اس غرض کے لئے کہ لوگوں کو خشیۃ اللہ سکھاؤ مگر علم کی اصل غرض خشیہ۔ تہذیب النفس تو مفقود ہو گئی اور ہر کتابوں کے حواشی پڑھنے میں سارا وقت خرچ کیا جا رہا ہے مگر ان کتابوں کے مضمون کا نفس پر اثر ہو اس کی ضرورت نہیں۔ میں رام پور میں پڑھتا تھا۔ وہاں دیکھتا کہ لوگ مسجد کے ایک کونے میں صبح کی نماز پڑھ لیتے اور مسجد کے ملاں کو نہ جگاتے کہ رات بھر مطالعہ کرتے رہے ہیں انہیں جگانے سے تکلیف ہو گی۔ علم تہذیب نفس کے لئے تھا مگر لوگوں نے اسے تخریب نفس کاہلی اور سستی میں لگا دیا۔ دوسروں کی اصلاح کے دعویدار ہیں۔ مگر خود اپنی اصلاح سے بے خبر بات کرتے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں مگر ساتھ ہی جھوٹوں پر لعنت بھی بھیجتے جاتے ہیں۔ ایک اشتہار دیتے ہیں کہ دیکھو اشتہار والوں نے لوٹ لیا پر ہم جو کچھ کہتے ہیں یہ سب سچ ہے اور پھر اس پیرایہ میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں

پھر واعظوں کا بھی یہی حال ہے میں اپنے اندر بھی ایک مصیبت دیکھتا ہوں۔ میرے لئے بھی دعا کرو اپنے لئے بھی

اگر کسی بھائی کا کوئی عیب دیکھتے ہو تو تھوڑی سی قربانی کرو۔ نیز اس کے حق میں دعاؤں میں لگاؤ۔ پھر کسی سے شکایت کرو۔ خدا تعالیٰ نے صریحاً فرما دیا۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا۔ قربانی کے سلسلہ میں خدا گوشت کا بھوکا نہیں۔ بلکہ خدا کو پانے کے لئے تقویٰ ہے وہ چیز اپنے تک پہنچنے کا ایک طریق سکھاتا ہے کہ ادنےٰ کو اعلیٰ پر قربان کر دو۔ تقویٰ جبھی حاصل ہوتا ہے کہ مدح و ثنا میں غلو کو چھوڑ دو۔ علم کو حاصل کرو مگر عمل کو مقدم رکھو۔ میں صرف طالب علموں کو نہیں کہتا بلکہ یہاں جتنے آئے ہیں وہ سب طالب العلم ہیں یہ خطبہ بھی ایک تعلیم ہے۔ دیکھو خدا نے ابراہیم ؑ کو بطور نمونہ پیش کیا ہے اور فرماتا ہے کہ ابراہیم کے دین کو کوئی نہیں چھوڑ سکتا مگر وہی جو سفیہ ہو ابراہیم کو خدا نے برگزیدہ کیا یہ سنوار والے لوگوں میں سے تھا تمام محبتوں۔ عداوتوں اور تمام افعال میں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنے کا لحاظ رکھو پھر تمہیں ابراہیم سا انعام ملے گا۔ فرمانبرداروں کی راہ اختیار کرو۔ میں تو حضرت صاحب کی مجلس میں بھی قربانی ہی سیکھتا رہتا تھا جب وہ کچھ فرماتے تو میں یہ دیکھتا تھا کہ آیا یہ عیب مجھ میں تو نہیں۔

جناب الٰہی میں محبوب بننے کے لئے اتباع رسول کی سخت ضرورت ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ ساری دنیا کو قربان کر دو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر۔ دیکھو حضرت ابراہیم نے کیسی قربانی کی اور آخر اسی قربانی کے وسیلے سے وہ اس وجاہت پر پہونچا کہ خدا کے محبوبوں میں ایک ممتاز محبوب نظر آیا جو قربانی کرتا ہے اللہ اس پر خاص فضل کرتا ہے اللہ اس کا ولی بن جاتا ہے پھر اسے محبت کا مظہر بناتا ہے پھر اللہ انہیں عبودیت بخشتا ہے یہ وہ مقام ہے جس میں لامحدود ترقیاں ہو سکتی ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم کو بھی کہا گیا۔ اَسْلِمْ تو انہوں نے فوراً کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ غرض جب یہ عبودیت کا تعلق محکم ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس میں عصمت پیدا ہوتی ہے اور خدا اسے تبلیغ کا موقعہ دیتا ہے پھر اس کو ایک قسم کی وجاہت ہو جاتی ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے اس میں ایک ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور وہ محل موجہ ہے لوگوں کو امر بالمعروف کرتا ہے پھر وقت آتا ہے جب حکم ہوتا ہے کہ لوگوں سے یوں کہو جوں جوں ترقی کرتا جاتا ہے خدا کا فضل اور درجات بڑھتے جاتے ہیں۔

قربانی کا نظارہ عقلمند انسان کے لئے بہت مفید ہے اپنے اعمال کا مطالعہ کرو اپنے فعلوں میں باتوں میں خوشیوں میں ملنساریوں میں اخلاق میں غور کرو۔ کہ ادنےٰ کو اعلیٰ کے لئے ترک کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مبارک ہے تمہارا وجود عیب دار قربانیاں چھوڑ دو تمہاری قربانیوں میں کوئی عیب نہ ہو نہ سینگ کٹے ہوئے نہ کان کٹے ہوئے۔ قربانی کے لئے تین راہیں ہیں۔ (۱) استغفار (۲) دعا (۳) صحبت صلحاء۔ ان کی صحبت سے بڑے بڑے فوائد پہونچتے ہیں صحبت صالحین حاصل کرو۔ قربانی کے لئے تین دن ہیں۔ پر روحانی قربانی والے جانتے ہیں کہ سب ان کیلئے یکساں ہیں۔

میں تمہیں وعظ تو ہر روز سناتا ہوں خدا عمل کی توفیق دیوے۔

سوزِ دل

(از اکمل آف گولیکی)

ہمارے سینہ میں ایسی سوزش ہے راکھ کر دے جلا جلا کر
یہ آگ دل کی نہیں ہے بجھتی۔ تھکے میں ہم تو بجھا بجھا کر
یہ موت ہم کو دکھا رہی ہے۔ عجیب نقش و نگار ہستی
ہزاروں خاکے اڑا اڑا کر۔ ہزاروں نقشے جما جما کر
بنی ہی ہے جن کی ہوا یہاں پر ہوائی قلعے بنا رہے ہیں
کرے گی برباد ان کو اک دن۔ ہوائے دنیا اڑا اڑا کر
مسیح کہ جو خدا نہیں تھا۔ جو مردے قبروں سے زندہ کرتا
شریک باری بنا نہ ظالم۔ خدا خدا کر خدا خدا کر
ہے چند روزہ یہ فانی دنیا۔ رہا نہ کوئی نہ یاں رہیگا
گھٹا رہا ہے سرورِ دل کا۔ تو حرص اپنی بڑھا بڑھا کر
جہازِ عمرِ رواں نہ ڈوبے۔ تھپیڑے موجوں کے آ رہے ہیں
نسیم عشرت نہ کر دے غافل۔ تھپک تھپک کر سلا سلا کر
فلک پہ جلنے وجود خاکی۔ غلط ہے بالکل قسم خدا کی
نہ کہنے والوں نے کچھ حیا کی۔ یہ جھوٹے قصے سنا سنا کر
کہا شرارے نے کچھ چمک کر۔ بتایا غنچہ نے پھر چٹک کر
وہ راز۔ رکھتے تھے صوفی صاحب۔ جو ہم سے اتنا چھپا چھپا کر
تو میری آنکھوں میں نور بن کر۔ تو میرے دل میں سرور ہو کر
ضرور آ جا کہ تجھ کو اے جاں ہے پایا صدمے اٹھا اٹھا کر
پلا دے ساقی پلا دے ساقی۔ نہ رہنے دے آج کچھ بھی باقی
ہمیں تو دلبر سے کر ملاقی۔ کہ تھک گئے ہم منا منا کر
یہ حوضِ کوثر پہ کون بیٹھا ہے مست جام الست ساقی
کہ بادہ نوش آج پی رہے ہیں علانیہ سر ہلا ہلا کر
گناہ گاروں سیاہ کاروں پہ ابرِ رحمت کا ایک چھینٹا!
ترس رہے ہیں ترسنے والے لگا ہیں اپنی اٹھا اٹھا کر
نماز روزے سے گر ہیں غافل تو کافروں میں ہیں وہ شامل
اگرچہ بن جائیں کوئی۔ اے۔ ایم۔ اے تُو بنایا ہم نے پڑھا پڑھا کر
وہ چرخِ رفعت کا تارا بنکر۔ ضرور چمکیگا اک دن آخر
بنے جو خاکِ رہِ محمدؐ۔ وجود اپنا مٹا مٹا کر
جہاں کی چیزوں سے سر ٹکرنے محبت بنی۔ وگرنہ اکمل
یہ حرص دنیا وہ آگ ہے جو بھسم کریگی جلا جلا کر

بھارت ماتا

پیغام ہند والون کو۔ اسکی اپنی زبان سے مصنفہ حکیم ڈاکٹر مولوی احمد حسین احمدی سابق معالج رؤسا رسندہ دسابق ایڈیٹر وکیل اسلام۔ حال وارد لائل پور۔ یہ وہ پنجابی نظم ہے جو حکیم صاحب نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۸ء پر قادیان مین پڑہی تہی۔

از مصنف

ماتا اے بھارت تیری اوہدا پیغام ۔ سُن || اوہدی زبان دسان کرکے آرام سُن
دلدیان کنّان نال پیار سے تو شام سُن || برا نہ منین سُن دکھیا دا حال اوے
دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال اوے || پگڑی سنبھال جٹا پگڑی سنبھال اوے

بھارت ماتا کا پیغام۔ اسکی اپنی زبان سے

سنو دسے تو کو آپ بیتی کہانیان تون || کہول کے دساں آپے اپنی پانیان نون
نت دعا دینواں ملکہ رانیان نون || میری تو گل سُنیان کنّان دے نال اوے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

نام لا ریب میرا جنت نشان ہے || سونے دی چڑیا ہیرے موتی دی کان ہے
میرا انگریزان اوسے نیک گمان ہے || اوہنان نون دیوے ایشور ہور کمال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

اوہناندے عہد وچہ سکھ مین پایا ای || اوہنان نے آکے میرا گند گوایا ای
اوہنان تے ایچل اللہ دا سایا ای || متھا تو اوہنان نال لائین نہ لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

ریل تے چھاپہ خانہ ڈاک تے تار وے || ہور کرخانے کئی لکھان ہزار وے
اوہناندے عہد وچہ کھلی او کار وے || دفتر کچہریان ما انت نہ لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

اوہنان نے زمیں اوتے پانی چلائے نی || جنگل ویرانیان نون شہر بنائے نی
کلاں ہزاراں لکھان کہول وکھائے نی || رب دا فضل ساڈے اوتے کمال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

ستی تے ٹھگی ڈاکہ لٹ تے مار وے || بچہ کُشی تے رسمان کئی ہزار وے
اوہنان نے ہند وچوں کڈھیان پار وے || اوہنان دا شکر لازم تُدھ تے لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

ایس تون پہلے میرا مندڑا حال سی || بچھڑے میرے بھیل قوم سنتھال سی
آریان دتی جڑ اوہنان دی گال سی || شودر بنا کے ظلم کیتا کمال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

جنگ تے جنگ کرکے اوہنان نون ماریا || ترس نہ آیا میرے جگر نون باڑیا
پھیر ایرانیان نے سینے نون ساڑیا || اودہر یونانیان نے کیتا بے حال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

روز دا جنگ نت لٹ تے مار سی || قتل دی پئی رہندی شور پکار سی
فسق و فجور دا تان گرم بازار سی || ایسے ای طرح رہے کئی سو سال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

عالمگین نے حملہ کیتا پھیر ماریا || غزنوی ہندیان نے خوب لتاڑیا
غوریان اوتون میون ہور دبا لیا || مل کے کیتا مینون ساریان وال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

مغلان نے پھیر مینون آن دبایا || قسمت نے لیکھ اوہنان نال لگایا
دکھ دی اوہنان مینون سکھ وکھایا || اسے پر جنگ رہی سینے دے نال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

ایہ پچھون پچھون سکھان کیتا خیال سی || اوہناندے عہد وچہ ظلم کمال سی
محفوظ جان پت ناہین تے مال سی || جند اوکڑ دے بن ظلم دے نال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

له آریہ اس ملک کے باشندے نہین اور نہ کوئی اور ہندو۔ ان کے بزرگ وسط ایشیا کے رہنے والے تہے یہ کوہ ہندوکش کی راہ پنجاب مین آئے اور اس ملک کے اصلی باشندون پر ان کا ظلم اس قدر ہوا کہ بعض کو مار کر خاندان برباد کیا ہزارہا بچون کو مار ڈالا لاکہون کو بیوہ یتیم کر دیا بعض کو غلام بنا کر اور بہی ظلم کیا کہ لاکہون کو جبر گہر دینے کے شر تھی شودر بنا دیا اور اس طرح وہ ہمیشہ کے لئے شودر یعنے نیچ قوم بن گئے یہ سلوک آریہ قوم کا اپنی مفتوح کے ساتھ تھا۔ سونے جوان بچارو پر تشدد کیا انکو سنگر بد نگھے کھڑے ہوئے ہین۔ سوراج چاہنے والون کے بزرگون کے سلوک کی یہ مختصر سوانح ہے سه ساکی منی کی زندگی مین فارس کے بادشاہ نے پنجاب پر حملہ کرکے ایک حصہ کو فتح کیا سه ایرانیون سے دو سو برس بعد سکندر اعظم شاہ مقدونیہ نے راجہ پورس اور اس کے ہمراہیون کو شکست فاش دی ه مسیح سے ۵۰۰ برس پیشتر اور کرشن جی سے دو ہزار برس بعد ہند مین فسق و فجور کا بازار گرم تہا نیوگ جیسی بیہودہ رسم مذہب مین شامل کر لی گئی برہمن قوم بالکل بگڑ گئی۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ تہا ملک کی حالت ناگفتہ بہ تہی۔ شه ابو العباس عالمگین کا حملہ ۳۶۳ھ مین ہوا شه محمود غزنوی کے قریب سترہ حملے شه شہاب الدین محمد غوری کا حملہ ٹہیک اس وقت ہوا جبکہ پرتہی راج اور اسکی مملکت کی حالت روحانی سخت خراب تہی اسی زمانہ مین خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ روحانی معالج مقرر ہوئے۔ گرگادا

له یعنی ہندوستان سه یعنی راج انگریزی اور خصوصیت سے وہ وقت جب سے عنان حکومت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند نے اپنے ہاتھ مین لی ملک مین امن ہو گیا سه گند یعنے بدامنی جہالت وحشت وغیرہ عه ہر قسم کا کام کھلا ہوا ہے بشرطیکہ کوئی کام کرنیوالا ہو کام کرنیوالے اس عہد مین کال کی پروا نہین کر سکتے شه ستی کی رسم جہالت کا ثبوت ہے یہ ملک ہند کی بدامنی پر دال ہے۔

اودہر مرہٹیان نے لٹ مچائی سی || مارکے ڈاکے اوہنان کیتی کمائی سی
احمدشاہ پھیر کیتی چڑہائی ۔ ۔ سی || مارکے کیتا اوہنان منڈرا حال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

ڈہیٹ سکہ والیان نے ڈیرے جمائے سن || پھیر ہالینڈ پرتگیز بھی آئے سن
اہل فرانس نے بھی زور دکھائے سن || پھوٹ نے کینی میری چمڑی لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

مین ہمیشہ لٹی جاندی ہان سجنان || باہر والیاندی باندی ہان سجنان
پھوٹ دا غم نت کھاندی ہان سجنان || مرض تان میری ایہ نہ گئی روال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

باہر والے میرے سدا دلدار رہے || اندر دا دے دشمن قابل دار رہے
کدے نہ آپس وچ مل کے چار رہے || کدی نہ آئی اتفاق دی خیال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

باہر والیان نے رنگ جمانگیا || گوڑہا تے پکا رنگ اوہ نہ گھلیا
اوہدے خلاف دیوا کدی نہ بلیا || اوہدا تاریخ وچہ لکھیا حال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

باہر دی چیز پیاری لگے انسان نون || باہر دا گھا بھاوے گٹو حیوان نون
تحفہ سوغات خوش کرے سلطان نون || باہر دی چیز روکی جاوے نہ لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

کھاوین کونین ملاتپ دی واری نون || بولین انگریزی بولی یورپ دی پیاری نون
آکھین سودیشی کرو خلقت ساری نون || آپ نہ کرین عمل رتی روال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

جہیڑی مفید ہووے چیز نہ چھڈئے || باہر دی ہووے بھانوین اندری کڈئے
ضد دے نال اینوین جوش نہ کڈئے || عاقل بندیاندی ایہو چال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

پہلے بھرا اوان توں عقل نے مت وے || صنعت تے حرفت سکھن دلیچ گت وے
پھیر کشمیرا ململ لٹھہ بھی کت وے || ہووے صفائی اوہدے وچہ کمال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

سارے بھرا اوان نون توحید دا رنگ دے || صلح دی مت اتفاق دا سنگ دے
اک ہو جانڑ سارے مذہبی جنگ دے || اوہدے بغیر بیڑی ترسی نہ ہال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

تیری سودیشی مینون بچانہ بھاوندے || جس دے وچہ رنگ باغی دا آوندے
توں گستاخ تیرا مگر نون کھاوندے || مینون توں اوہنان گلاں نال گال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

اوہنان دے عہد وچہ تینون دی ہوش آئی || اوہنان دے عہد وچہ سکھہ پایا تو بھائی
پیو دے نال کیون کرناوی ہاتھا پائی || ایہہ پیو تیرا مہربان کمال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

جو کجھہ لوڑیدا اوہ بڈے نال منگ ای || ہوش نہ مار ضد کرنہ کر جنگ
امن تے سکھہ وچہ پا نہ رنگ ہنگ || اوینگی وہی چل نہ تو سونٹریا چال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

علان بھیڑیاندا سارا وبال ای || طاعون تے ہیضہ کال ہو بہو چال دی
طوفان سخت آیا پچھلے سال سی || خانہ تباہی ہوئی لکھان دی لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

سر تے موت کھلی ہردم بلاوندی || دنیا لے جانی خالی کوک سناوندی
دنیا دی حُب یاد رب بھلاوندی || چھڈ لے جھیڑے کر مولا دا خیال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

اکھیان پٹ گہت کھوتوں چہ راہ || ستان نہ اس وچہ ڈگین تو گراہ
احمد دی گل سنڑ سچا جو خیر خواہ || رب تے گورنمنٹ چھڈ نہ لال وے

دہوتی تے ٹوپی بچا تو اپنی سنبھال وے
پگڑی سنبھال جٹا دو ہتھان نال وے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹ کالم ۲ - راجہ نے اون کی مخالفت کی آخر غضب آلہی غوری کی شکل مین ظاہر ہوا شہ دال کا مطلب یہ ہے کہ ملک مین ہمیشہ بد امنی ہی رہی ترقی کا زمانہ نصیب ہوا شہ امیر تیمور کا حملہ در بار خدا پرست کا تسلط بیٹھنے کے بعد خاندان مغلیہ کا دور آیا سنہ دکھہ تو یہ کہ اکثر لڑائی جھگڑے اور ملک مین فساد ہی ہا سکھہ یہ کہ عالیشان عمارات تو ہکم نہین اور ہندو مسلمانون کو لڑکیان دینی شروع کردین تہین للہ سکھون کا عہد رنجیت سنگھ سے شروع ہوتا ہے سکو زمان گلیم کی طفیل حکومت لاہوریلی ان سکھون کا عہد جہالت کا عہد تھا روایات سے جو تاریخ کا ماخذ ہے پتہ چلتا ہو کہ یہ لوگ سخت بے رحم اور فاسق تھے شریف لوگونکی بہو بیٹیون پر حملہ کرتے تھے جہالت کا ثبوت تو اس وحشی کے زمانہ مین ہی سکھہ بساکھی کے میلے پڑھتے ہین اور جہالت ہی تمام برائیون کی ماں ہے۔

شہ سپاہی تو ہمیشہ ڈاکہ ہی مارا کرتا تھا مگر مرہٹے تمام لوٹ مار کرنےمین مشہور گذرے ہین سنہ یہ پانی پت کی تیسری لڑائی

سراج الاخبار کی حماقت

۸۔ دسمبر کے سراج (جہلم) میں قصہ یوسف و زلیخا کے عنوان سے ایک نوٹ ایڈیٹوریل میں چھپا ہے جسمیں وہ لکھتا ہے۔ کہ مولانا جامی نے اپنی نظم میں ایک عجیب و غریب صفت اختیار کی۔ اس کو ایک اعلےٰ معجزہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ مگر آپنے شاید کسر نفسی سے اس کو مخفی رکھا تھا جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں۔ یہ فقرے پڑھکر میں ہمہ تن متوجہ ہو کر اس قاعدے کو پڑھنے لگا اور پڑھکر مجھے اس حماقت پر افسوس آیا۔ کہ مسلمان علم ریاضی سے کس قدر بے بہرہ ہیں۔ ایک معمولی قاعدہ کو جو اس علم کے ماتحت کسی نے تفنن طبع کے لئے وضع کیا۔ یہ اعجاز قرار دے رہے ہیں ان لوگوں کی الٹی سمجھ پر مجھے بار بار افسوس آتا ہے۔ ایک معجزے دکھانے والا ان کے پاس آیا۔ اس کے نشان دیکھ دیکھ کر تو یہ لوگ کہتے تھے۔ ساحر، کذاب اور ادہر ایک معمولی بات کو جسے یہ اپنی کم عقلی سے سمجھ نہیں سکتے۔ اعلیٰ معجزہ کہنا مبالغہ نہیں سمجھتے۔ نبیوں کے بارے میں یہ لوگ ہمیشہ ٹھوکر کھاتے آئے ہیں۔ ان کی زندگی میں تو ان کے منکر رہ کر ادنےٰ کافر بنا بیٹھتے ہیں۔ اور ان کے مرنے کے بعد انہیں خدا کا ہمتا بنا کر ان کی من وجہ پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اپنے تئیں عقل کے پتلے سمجھتے ہیں لیکن خدا ان کی عقل کو مار دیتا ہے۔ دیکھئے وہ لکھتا ہے۔ کہ کتاب زلیخا کے پہلے مصرعہ کے اعداد کو چوگنا کرکے پھر دوگنا کرلیں پھر اس میں سے ایک تفریق کر دیں۔ پھر آٹھ پر تقسیم کریں اور باقی کو ۹ میں ضرب دیں۔ پھر دائی کو تین میں ضرب دے دیں۔ تو جو حاصل ہوگا۔ وہ یوسف کے اعداد کے برابر ہو گا یعنے ۱۵۶ اسی طرح اگر دوسرے مصرعے کے اعداد کو سات میں ضرب دیکر حاصل کو دگنا کرکے ایک منہا کر دیں اور پھر سات پر تقسیم کر دیں۔ اور جو باقی بچے اس کو برقرار بھی رکھیں اور آٹھ میں ضرب بھی دے دیں تو ۷۴۸ زلیخا کے عدد نکل آئیں گے۔

ایک معمولی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ حساب کا پھیر ہے اس میں کتاب زلیخا کے مصرعوں کی تخصیص نہیں بلکہ کسی کتاب کے مصرعے لیجئے۔ بوستان ہو یا کریما یا تحفۃ الاحرار یا نیرنگ عشق سب کے مصرعوں سے یہی نام نکل آئینگے۔ بس کیسی حماقت ہے کہ اسے مولانا جامی کا بلا مبالغہ اعجاز سمجھا جائے ہاں میں اس قاعدے کے بنانے والے کو ریاضی دان کہ سکتا ہوں یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ اس نے تم تم اور دانشمند میں امتیاز کرنے کا اچھا گر بنا دیا۔ ہم مضمون لکھنے والے کو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے اعجاز پر بھی ایمان لائے۔ کیونکہ ہمارے شعروں میں بھی یہ صفت ہے۔ عقل بڑی کہ بھینس؟ (اکمل)

راجپوت گزٹ کی یاوہ گوئی

یکم جنوری کے پرچے میں ہمارا بہادر راجپوت جو آہنی تلوار چلانے کی طاقت نہ پاکر اپنی زبان کی تلوار چلانے میں مصروف ہے رقمطراز ہے کہ راجپوت گزٹ کبھی مسلمانوں یا کسی اور مذہب والوں کے خلاف نہیں لکھتا۔

اب دیکھئے اسی پرچہ میں کیا نغمہ سرائی کی ہے۔ "خلیفہ عمر نے ایک بڑی جرار اسلامی فوج ابو العاص سپہ سالار کی ماتحتی میں سندھ پر بھیجی۔ لیکن کچھ نیتجہ ...... قابل اطمینان نہ نکلا سخت شکست ہوئی۔ اِسی جنگ کے دوران میں یعنے میدان ارود میں ابو العاص مارا گیا اور قیاس یہ کہتا ہے کہ خلیفہ عمر بھی شاید اسی جنگ میں مارا گیا ہو گا۔ اب اس سے آگے گوہر فشانی سنئے۔ واقعات تبلاتے ہیں کہ عثمان کے بعد علی کو استحقاق خلافت حاصل ہوئے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ عثمان بھی ہندوستان کی لڑائیوں میں کام آئے ہوں گے۔ جدہٗ خدایا تعصب۔ اسلامی تاریخیں!......

موجود ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمان و حضرت عمر کی شہادت کس طرح واقع ہوئی۔ پھر آپ کیا فرما رہے ہیں۔ اور محمد بن قاسم پر جو الزام آپنے دئے ہیں۔ وہ بھی کہاں تک صحیح ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ کچھ عجیب دل و دماغ کے ہوتے ہیں۔ لکھتے ہوئے جو دل میں آتا ہے۔ حوالہ قلم کر دیتے ہیں۔ اور کچھ خیال نہیں کرتے۔ اردو کورس حصہ اول میں لکھا گیا ہے۔ چونکہ شاہ جہان خاندان رانا کی ایک راج کماری کے بطن سے تھا۔ اب صفحہ ۱۱۶ پر لکھتے ہیں۔ اور اورنگ زیب خالص تاتاری شاہ جہان تو کسی راج کماری کے بطن سے تھا۔ مگر ان کا بیٹا خالص تاتاری تھا۔ یہ الٹی منطق آج ہم نے سنی۔ (ک)

عبداللہ مہاجر

موضع رجوعہ ضلع گجرات میں وعظ کرنے گیا۔ تو ان دنوں میرا یہ بھائی ساکن مونگ بھی آیا اور کچھ ایسا اثر ہوا کہ خدا کے فضل نے اسے قادیان ہجرت کرنے کی توفیق دی۔ باوجود کثرت عیال کے جس صبر و شکر سے چند در چند مشکلات میں وہ گذارہ کرتا رہا۔ میں اسے جانتا ہوں۔ پچھلے چند ماہ وہ سخت بیمار رہا ہے جسکی وجہ سے اس کی دودھ کی دکان بھی نہیں رہی اور قرض بہت ہو گیا ہے میں ذاتی طور سے اپنے بھائیوں کو اس کی امداد کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ کم از کم اتنا سرمایہ اس کے پاس ہو جائے جس سے وہ دکان چمڑے کی یا دودھ کی کھول سکے۔ کوئی بھائی ہمدردی کرے تو عبداللہ ماجد ہو گا۔ عاجز کے احباب خصوصیت سے توجہ کریں۔

والذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا ... والذین آووا و نصروا اولئک ہم المؤمنون حقا۔ لہم مغفرۃ و رزق کریم۔ (اکمل)

ایران کی ابتری

اسوقت اصفہان کا تمام صوبہ شاہی حکومت سے بالکل نکل گیا ہے اور پاس کے پہاڑ کی بختیاری قوم کے لوگ اس علاقہ پر حکومت کر رہے ہیں۔ شاہی فوج جو انتقام کے لئے بھیجی گئی تھی اس نے ایسی شکست کھائی کہ باقیماندہ سپاہیوں اور افسروں کو برٹش قنصل کے احاطہ میں پناہ لینی پڑی تھی خود شاہی فوج نے غنیم کو بھاری پاکر شہر کا لوٹنا شروع کر دیا۔ اور اہل شہر کو پیٹ بھر لوٹا۔ لیکن پہاڑی قوم بختیاری فی الحال یہاں کی حاکم ہے اسی قوم کا ایک شخص اصفہان کا گورنر مقرر کیا گیا ہے ان ایام میں اسی کا سکہ چلتا ہے الیج لیتیں حکومت کا ڈھنگ قیاس کر سکتے ہیں۔

شریف مکہ حسین پاشا جو ابھی حال میں قسطنطنیہ سے شریف مقرر ہو کر آئے ہیں۔ مکہ معظمہ میں بڑی دہوم سے استقبال ہوا۔ پہلا کام ان کا یہ تھا۔ کہ حفاظت کے لئے قافلوں کے ساتھ جو فوج ہمراہ جاتی تھی اس کی ممانعت کر دی اور سختی کے ساتھ حکم دیا کہ خود بدوی قافلہ کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ جدہ اور مکہ معظمہ کے مابین فوجی چوکیوں میں جو زائد سپاہ ایام حج میں امن قائم رکھنے کے لئے مقرر کی جاتی تھی اوسکو موقوف کر کے قبائل عرب کو حجاج کی جان و مال کا ضامن قرار دیا ہے عام طور پر منادی کر دی گئی کہ جس حاجی کی کوئی چیز گم ہو جاوے شریف اس کو ہم پہونچانے کے ذمہ وار ہیں منادی کے خاص الفاظ یہ تھے من فقد عقالا اعطینا بعیرا۔ یعنے جس کے اونٹ باندھنے کی رسی بھی کھو جائیگی تو اوس کے معاوضہ میں شریف صاحب اونٹ دینگے رؤسائے قبائل کو تاکید دی کہ انتظامی معاملات میں کسی قسم کا دخل نہ دیں بدوی تاجران غلہ جو بندرگاہ جدہ میں آکر غلہ خریدتے تھے اور جن کو عرب کی اصطلاح میں متسعر کہتے ہیں ان سے فی شتر پانچ قرش محصول لیا جاتا تھا شریف صاحب نے اسکو معاف کر دیا۔ جدہ سے مکہ معظمہ کو جو تجارتی مال جاتا تھا یا وہاں سے جدہ میں آتا تھا اس پر فی شتر دو قرش شریفی کے نام سے ٹیکس مقرر تھا جسکی آمدنی خاص شریف کا حصہ تھی شریف حسین پاشا نے اس آمدنی کو اپنے لئے ناجائز سمجھ کر بیت المال کا حق قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اس کو جدہ کی نہر وندیر پر صرف کرکے شریف کی نہر زبیدہ کی اصلاح و درستی میں صرف کیا جاوے۔ اس آمدنی کی سالانہ مقدار چند ہزار پونڈ عثمانی یعنے ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔

چھاؤنی کرکی کے کارخانہ اسلحہ میں سنیچر صبح کو ایک شدید حادثہ بھک سے اڑنے کا وقوع میں آیا۔

پانچ آدمی زخمی ہوگئے ایک کی دونوں ٹانگیں اڑ گئیں چہرہ خون خون تھا۔ جانبر نہ ہوسکا۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے بباعث خشک سالی ۹ لاکھ روپیہ کاشتکاروں کی تقاوی کے لئے منظور کیا۔

ملائے سومالی لینڈ نے ایک اور حملہ کرکے دوستدار قوموں کے بیس ہزار اونٹ لوٹ کر چھین لئے۔

ملا والوں نے اس حملہ میں دوستدار اقوام کے بہت سے آدمی بھی قتل کر ڈالے۔ خرابی عظیم۔

ایک برٹش فوج تیار کی گئی ہے وہ ملا کی طاقت کو توڑے گی تاکہ برٹش رعب میں فرق نہ آوے۔

افریقین رائفلز کے ۳۰۰ جوان اور ہندی فوج کے ۴۰۰ سپاہی بربیرہ میں پہنچ گئے ہیں کہ خبر بیجا ہے۔

۱۲ کی خبر ۱۳ جنوری کو پائی کہ امریکن صوبہ برٹش کولمبیہ میں بھی اتوار کو بھونچال آیا۔

یہ بھونچال بعد دوپہر اور شام کو دو دفعہ آیا۔ تمام باشندے گھبرا اٹھے۔ لیکن خیریت رہی۔

مقامات سیاٹل۔ بیلنگھم۔ ٹاکوما۔ وانکوور اور وکٹوریہ میں بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا۔

بندرگاہ کونسٹنڈ میں چھتیں بیٹھ گئیں۔ کھڑکیاں ٹوٹیں۔ نلکے پھٹے۔ جس سے گھروں میں پانی بھر گیا۔

امریکا نے صرف دو نئے جنگی جہازوں کے لئے ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر منظور کئے ہیں بجائے ۴ کروڑ کے۔

صوبجات ہرزگوینہ و بوسینیہ کے معاوضہ کا جھگڑا قطعی طے پایا۔ ٹرکی نے مالی معاوضہ منظور کر لیا ہے۔

آسٹریا نے ان صوبوں کی قیمت میں ۲۵ لاکھ ترکی پونڈ پیش کیا جو قریب چار کروڑ روپیہ ہے۔ ٹرکی نے چاہا تھا ۳۰ لاکھ پونڈ دئے جاویں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سرمہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا اعلے ۱ روپیہ فی تولہ - دوم ۸ - سرمہ قسم اول ع قسم ثانی عہ - قسم سوم عہ - اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ سادہ و زری بھی موجود ہے۔ احباب ایک دفعہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔

المشتہر
احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۳۰ - دسمبر ۱۹۰۹ء

- ۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت صاحب ع
- ۱۵۲۷ - حکیم نظیر حسین صاحب ع
- ۱۷۵۷ - اللہ دتا صاحب ع بقایا
- ۱۶۷۷ - عبدالرزاق صاحب ع ۸
- ۲۰۳۱ - ماسٹر نور محمد صاحب ع بقایا
- ۱۶۵۳ - عبدالکریم صاحب ے
- ۲۱۴۸ - میاں اللہ بخش صاحب ع ۸
- ۱۲۶۹ - محمد دین صاحب للعہ بقایا
- ۱۷۴۱ - ماسٹر رکن الدین صاحب ع ۸
- ۱۷۵۹ - نور احمد صاحب ع
- ۱۶۹۴ - دولت خان صاحب ع
- ۹۴۸ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۱۶۶۱ - چوہدری فیروز الدین صاحب ع بقایا
- ۲۵۱ - غلام حیدر صاحب عہ
- ۱۸۴۳ - صدرالدین صاحب ع
- ۱۰۰ - پیر برکت علی صاحب عہ ۴
- ۱۶۲۵ - قادر خان صاحب ع
- ۱۶۱۶ - محمد اصلح صاحب عہ ۸

۷ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۵۹۵ - عبدالرحمان صاحب ع
- ۷۲۰ - جلال الدین صاحب عہ
- ۱۶۲ - سرور شاہ صاحب ع
- ۹۴۹ - غلام رحیم صاحب ع ۸
- ۶۱ - زین الدین صاحب ع
- ۳۳۲ - غلام احمد صاحب عہ
- ۲۷۵ - اللہ داد خان صاحب ع
- ۴۱۵ - بابو محمد صاحب ع ۸
- میاں عیسیٰ صاحب ع
- ۱۸۸۷ - مولا بخش صاحب ع
- ۲۱۱۸ - عمرالدین صاحب ع

۹ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۲۹۵ - نیاز اللہ صاحب للعہ

۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۳۲۵ - چراغ الدین صاحب ع ۱

۲ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۵۳۲ - رئیس الدین صاحب للعہ
- ۵۲۶ - سلطان احمد صاحب ع
- ۲۷۲ - محمد حسین صاحب للعہ
- ۲۷۲ - محمد حسین صاحب للعہ
- ۹۳۷ - محمد امیر صاحب للعہ
- ۱۱۵۷ - سعید اللہ صاحب عہ
- ۵۰ - مرزا محمد احسن صاحب للعہ ۱۵

۴ جنوری ۱۹۰۹ء

- یار محمد خان صاحب ۱۴۷۵ للعہ
- ۷۷۵ - حبیب اللہ صاحب للعہ
- احمد علی صاحب بستی بندان ع
- ۱۱۶۶ - عبدالعزیز صاحب ے
- ۹۵۸ - عبدالواحد عہ ۸
- ۱۲۱۵ - اکبر علی خان صاحب ع ۸
- ۲۰۸۰ - عبدالعزیز خان صاحب ے بقایا
- ۲۱۳۹ عبدالقادر صاحب عہ
- ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب عہ ۸

۶ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۱۲۱۳ عبدالعزیز خان صاحب ے
- ۱۴۰۹ - محمد بخش صاحب ع ۸
- ۱۹۶ - قاضی فضل الٰہی صاحب للعہ
- ۵۶۱ - محمد ایوب خان صاحب للعہ
- ۲۹۹ - راجہ عطاء اللہ خانصاحب ے

۱۳ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۲۱۴۰ - منشی چراغ الدین صاحب ے ۸
- ۲۰۳۵ - غلام قادر صاحب عہ بقایا
- ۲۱۳۱ - منشی اللہ دتا صاحب ع ۸
- ۱۳۹۷ - محمد عمر صاحب ع
- ۹۶۴ - شیخ عبدالمجید صاحب ع
- ۱۳۹۷ - عطا محمد صاحب ع
- ۱۱۱ - عطاء الٰہی صاحب للعہ

۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء

- ۲۱۲۴ - پیر احمد شاہ صاحب ع
- محمد شاہ صاحب ع ۸

دوڑو - جلد خرید کرو

قرآن شریف

میں کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کاموں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے یعنے

اوامر و نواہی قرآن کریم

کو جناب عرب صاحب عبدالحی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی۔ اس کتاب کی تہیہ چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف (عہ) ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب فرماویں کیونکہ تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر ملتی ہیں

ظہور المسیح ۶	معیار الصادقین ۳	براہین احمدیہ مجلد صحیح ۱۲ سب جلد ۱۲
در ثمین مجلد ۸ بیجلد ۶	سر الشہادتین ۱	غلامی اور عصمت انبیاء ۹
جنگ مقدس ۸	اسلام کی پہلی کتاب ۴	کرشن لیلا ۰
شری نہہ کلنک اوتار ۱۰	سیر ہند ۴	البرہان الصریح ۲
القول الصحیح ۱	عیسائی مذہب ۰	معیار حق ۰ - فتح الدیز ۴